السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علماء کرام اس مسئلہ کے بارے میں ایک شخص جوکہ قادیانی ہے، آج سے چند دن قبل اس قادیانی کا دس دن کا بچہ مرگیا تھا۔ اس کی نماز جنازہ ایک مسلمان نے پڑھائی ہے اور مسلمانوں نے پڑھی ہے، جو شخص امامت کرارہاہے اس کو معلوم ہے کہ میں قادیانی کا جنازہ پڑھارہاہوں اور مقتدیوں کو بھی معلوم ہے کہ ہم قادیانی بچے کا جنازہ پڑھ رہے ہیں۔ ان حضرات کے لیے شرعی حکم کیا ہے؟ (المستفتی سرور شعیب)

---

# الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

بشرط صحت سوال صورت مسئولہ میں واضح باشد کہ قادیانی، لاہوری اور ربوی مرزائی تینوں گروہ کافر اور اسلام سے خارج ہیں۔ اور اس عقیدہ پر اجماع ہے اور یہی حکم ان کی اولاد کا ہے۔ لہذا جس طرح کسی بالغ قادیانی مرد کا جنازہ پڑھنا کفر ہے اور اسی طرح نابالغ قادیانی کا جنازہ پڑھنا بھی کفر ہے۔ کیونکہ دنیا میں اولاد والدین کے تابع ہے لہذا جو حکم بلحاظ اسلام اور کفر والدین کا ہے وہی حکم ان کی نابالغ اولاد پر بھی لاگو ہوگا۔

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے دو ٹوک الفاظ میں فرمایا:

ما کان مُحَمَّدٌ أَبا أَحَدٍ مِن رِجالِكُم وَلـٰكِن رَسولَ اللَّهِ وَخاتَمَ النَّبِيّـۧنَ وَكانَ اللَّهُ بِكُلِّ شَىءٍ عَليمًا ٤٠ ... سورة الاحزاب

''محمد ﷺ تم میں کسی مرد کا باپ نہیں ہے۔ البتہ وہ اللہ کا پیغمبر ہے اور پیغمبروں کا ختم کرنے والا، اور ہے اللہ تعالیٰ ہر چیز کا جاننے والا۔''

اس آیت کا لفظی ترجمہ ہے البتہ وہ اللہ کا رسول ہے اور نبیوں کا ختم کرنے والا۔ اس سے قطعی طور پر معلوم ہوا کہ محمد ﷺ رہتی دنیا تک اللہ کے نبی ہیں اور آپ کے بعد نبی آنے والا نہیں۔

مندرجہ ذیل احادیث صحیحہ میں بھی یہی معنیٰ بیان کیا گیا ہے:

(1) «عن الطفیل بن ابی بن کعب عن ابیہ عن النبی ﷺ مثلی فی النبیین، کمثل رجل بنی دارا، فأحسنها وأکملها وأجملها، وترک فیها موضع لبنة لم یضعها، فجعل الناس یطوفون بالبنیان ویعجبون منہ، ویقولون: لو تم موضع ہذہ اللبنة، فأنا فی النبیین موضع تلک اللبنة اخرجہ احمد بن حنبل واللفظ لہ ورواہ الترمذی وقال حسن صحیح» (تفسیر ابن کثیر ج3 ص 509)

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ دوسرے نبیوں میں میری مثال ایک ایسے مکان کی ہے جو ہر طرح سے کامل مکمل اور خوب صورت ہو مگر ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی گئی ہو، فرمایا: میں وہ آخری اینٹ ہوں جس کے بعد مکان نبوت ہر طرح سے کامل مکمل ہوگیا ہے اور اب اس میں کوئی رخنہ باقی نہیں رہا۔''

(2) «عن انس بن مالک قال قال رسول اللہ ﷺ إن الرسالة والنبوة قد انقطعت ولا رسول بعدي ولا نبی- مسند احمد ورواہ الترمذی وقال صحیح غریب» (تفسیر بن کثیر ج3 ص 509)

''کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''رسالت اور نبوت کا سلسلہ بند ہوچکا ہے، پس میرے بعد کوئی رسول ہوگا اور نہ نبی۔

(3) «عن أبی ہریرة أن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال فضلت علی الأنبیاء بست أعطیت جوامع الکلم ونصرت بالرعب وأحلت لی الغنائم وجعلت لی الأرض مسجدا وطهورا وأرسلت إلی الخلق کافة وختم بی النبیون» (رواہ مسلم ج2 مشکوۃ جلد2 ص 512، تفسیر بن کثیر جلد3 ص 510)

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے دوسرے انبیاءً پر چھ باتوں میں فضیلت دی گئی ہے، مجھے جامع کلمات مرحمت کئے گئے ہیں اور میری رعب کے ساتھ مدد فرمائی گئی ہے۔ غنیمتیں حلال کی گئی ہیں اور زمین کو میرے لئے مسجد اور اس کی مٹی سے تیمم کی اجازت دی گئی ہے اور مجھے قیامت تک کے لئے تمام انسانوں اور جنوں کی طرف بھیجا گیا ہے اور میرے ساتھ نبیوں کی آمد ختم کردی گئی ہے۔''

(4) «عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثلی ومثل الأنبیاء کمثل رجل بنی دارا فأکملها وأحسنها إلا موضع لبنة فکان من دخلها فنظر إلیها قال ما أحسنها إلا موضع ہذہ اللبنة فأنا موضع اللبنة ختم بی الأنبیاء علیہم الصلاۃ والسلام» (رواہ البخاري ومسلم والترمذي۔) (تفسیر ابن کثیر جلد3 ص 9)

(5) «عن محمد بن جبیر بن مطعم عن أبیہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم إن لی أسماء أنا محمد وأنا أحمد وأنا الماحی الذي یمحو اللہ بی الکفر وأنا الحاشر الذي یحشر الناس علی قدمی وأنا العاقب الذي لیس بعدي نبی» (صحیح البخاری جلد1 ص 501)

''حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے پانچ نام ہیں میں محمد ﷺ ہوں، میں احمد ﷺ ہوں، میں ماحی ﷺ ہوں کہ میری وجہ سے اللہ تعالیٰ کفر کو مٹا دے گا۔ میرا نام

''حاشر ﷺ ہے کہ میرے بعد لوگوں کا حشر ہوگا۔ میں وہ عاقب ﷺ ہوں کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔

ان احادیث صحیحہ اوران جیسی دوسری متعدد احادیث صحیحہ متواترہ سے ثابت ہے کہ ہر طرح کی نئی نبوت رسول اللہ ﷺ کے بعد ختم ہوچکی ہے، اب آپ کے بعد کوئی ظلی، بروزی، تشریعی، غیر تشریعی مستقل یا تابع نبی ہر گز نہیں آئے گا اور جو شخص احراء نبوت کا قائل ہے، وہ اسلام سے خارج اور کافر ہے اور اس کے کفر میں شک کرنے والا بھی کافر ہے اور اس مسئلہ پر سلف وخلف، دورحاضر کے اکابر علماء، فقہاء، مقتیان کرام کے علاوہ دور حاضر کی کئی اسلامی ملکوں کی عدالتہائے عظمٰی یعنی سپریم کورٹ نے ایسے عقیدے کے حامل کو کافر اور خارج از اسلام قرار دے دیا ہے۔

امام ابن کثیر تصریح فرماتے ہیں:

(وقد أخبر اللہ تبارک وتعالیٰ فی کتابه ورسوله صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فی السنة المتواترة عنه أنه لا نبي بعده ليعلموا أن كل من ادعى هذا المقام بعده فهو كذاب أفاك دجال ضال مضل.... الخ (تفسیر القرآن العظیم جلد3ص 510

کہ اللہ تعالی نے قرآن عزیز میں اور رسول اللہ ﷺ نے متواترہ احادیث میں یہ وضاحت فرمادی ہے کے میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا اور جو نبوت کا دعوی کرے گا وہ کذاب، مفتری دجال، (فریب کار) خود گمراہ اور دوسروں کو گمراہ کرنے والا ہوگا۔

شیخ الحدیث مولانا محمد عبدہ الفلاح حفظہ اللہ فرماتے ہیں: اور پھر احادیث صحیحہ میں اس خاتم النبین کی تشریح کردی گئی ہے جس کے بعد کسی التباس کی گنجائش باقی نہیں رہتی۔ حضرت عیسیٰؑ نزول عقیدہ ختم نبوت کے منافی نہیں ہے کیونکہ وہ آپ ہی کی شریعت پر چلیں گے۔ آج تک پوری امت کا یہ عقیدہ چلا آیا ہے پس ختم نبوت کا منکر قطعی کافر اور ملت اسلام سے خارج ہے۔

شیخ السلام مولانا ابوالوفاء ثنا اللہ امرتسری لکھتے ہیں: اس میں شک نہیں کہ مرزائی گروہ عربی اسلام سے بالکل الگ ہے۔ ان کی روش سے معلوم ہوتا ہے کہ مرزا صاحب کے اقوال وافعال کو سند مانتے ہیں بلکہ احادیث سے بھی مقدم سمجھتے ہیں اور اس لیے ایسے گروہ کے ساتھ کوئی معاملہ بحیثیت مسلمان کے نہیں کرنا چاہیے۔ (فتاوی ثنائیہ جلد1ص 375)

## شیخ الکل فی الکل السید نذیر حسین محدث کا فتویٰ:

مذکورہ بالا احادیث لکھنے کے بعد فرماتے ہیں: ہر شخص رسول اللہ ﷺ کی بزرگی اور خاتم الانبیاء ہونے کا اور قیامت کے دن شفاعت کرنے کا منکر ہو تو بموجب آیت ما بعد الحق الا الضلال گمراہ، کافر خالد مخلد دوزخ کا کندہ بن کر رہے گا۔

(المجیب ابوالبرکات محمد عبدالحی تقی عرف صدرالدین حیدر آبادی –الجواب صحیح والرای نجیح ومنکر ہامردود کافر حررہ السیدہ نذیر حسین عفی عنہ. (فتاوی نذیریہ جلد1ص 12

خلاصہ کلام یہ کہ قادیانی، لاہوری اور ربوی تمام مرزائی کافر اور اسلام سے خارج ہیں اور اس پر قرآن اولی خلافت صدیقی سے لے کر آج تک تمام اسلامی فرقوں کا اجماع ہے۔ لہذا ان کے کفر میں شک کرنے والا، ان کی شادی غمی میں شرکت کرنے والا، ان کا جنازہ پڑھانے والا اور پڑھنے والا بھی انہی کے حکم میں ہے۔ (ان کے نکاح بھی ٹوٹ چکے ہیں) جب تک یہ جنازہ پڑھانے اور پڑھنے والے توبہ نہ کریں۔ اس وقت تک ان کا مکمل بائیکاٹ شرعا فرض ہے۔ اوران کو مسلمان گمان کرنا بھی جائز نہیں، ایسے لوگوں کے ساتھ کھانا، پینا، رشتہ داری کرنا اوران کی تقریبات میں شرکت ہرگز جائز نہیں۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

## فتاویٰ محمدیہ

## ج1ص119

### محدث فتویٰ